Max Schupbach

maxfxx
Portland | USA

ورلڈورک بلدیاتی جلسوں میں: ایک قضیے کا بیان

اوباش، کاروباری حضرات، پولیس، رہائشی نیز نشے باز اور شہری انتظامیہ زیوریخ، سوئزر لینڈ کے ایک اوپن فورم میں

میکس شپ باخ پی ایچ ڈی

نیلے رنگ کے اس حصے میں جسے آپ ذیل میں پائیں گے، آپ اس میں ایمی اور آرنلڈ منڈل کے ورلڈ ورک نظریے کی جھلکیاں پا سکتے ہیں.یہ کچھ ایسی شرائط اور خیالات کی وضاحت کرتی ہیں جو اس قضیے کے بیان میں استعمال کئے گئے ہیں. اگر آپ پہلے ہی سے ورلڈ ورک سے مانوس ہیں، یا نظریاتی پہلوں میں کم دلچسپی کے حامل ہیں، تو برائے مہربانی براہ راست ذیل میں قضیے کے بیان کی ابتداء کو ملاحظہ کریں.

ورلڈ ورک نظریے کی جھلکیاں

یہاں پر اس نظریے اور اصولیات کی کچھ جھلکیاں بیان کی جا رہی ہیں جو کسی قضیے ک ے بیان کو ایک بہتر انداز میں سمجھنے کے لئے مطلوب ہیں. شرائط اور خیالات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے، برائے مہربانی ورلڈ ورک کے تعارفی مقالے ورلڈ ورک – ٹرانسفارمیشن ان آرگنائزیشنز، کمیونٹیز، بزنس اور دی پبلک سپیس کا مطالعہ کریں.

ورلڈ ورک کی تعریف کے مطابق، ایک تنظیم یا گروپ مختلف سطح پر کام کرتی ہے، جو متوازی عالم کے طور پر کام کرتی ہے. ایک سطح تو روزمرہ حقیقت ہے، جو تنظیمی حقیقتوں، لوگوں، ساخت، اہداف، حکمت عملی اور ایسے مسائل پر مبنی ہے کہ جن کو حل کرنے کی ضرورت ہے. ایک دوسری سطح، جو خود تنظیمی ہے، ایک گروپ کی ساخت ایک ***تنظیمی اصول****، ایک* ***شعبہ*** *کے تحت رکھی جاتی ہے. وہ شعبہ کئی مختلف متضاد رجحانات، یا عہدوں کو اس گروپ میں تقسیم کرتا ہے. کسی خود تنظیمی کی سطح پر، کچھ ایسے امور کہ جنہیں "مسائل" سے تعبیر کیا جاتا ہے درحقیقت نظام کو بذات خود متوازن کرنے کے اقدامات ہیں. ان میں سے کئی از خود*

متوازن رجحانات متضاد رجحانات سے مربوط ہیں، کہ جہاں ایک جانب تو براہ راست دکھائی دیتی ہے، جبکہ دوسری جانب گروپ کے اندر ایک غیر مقامی حاضری ہے. مثال کے طور پر، سربراہ کو یہ کہتے سننا: "ہم مضبوط اور بے خوف ہیں، اور چاہے کچھ ہو جائے ہم قدم بڑھاتے رہیں گے!"، حالانکہ آپ گروپ میں متضاد رجحان کو محسوس کرسکتے ہیں، ایک معترض اور مشکوک، کہ جن کے لئے وہ الفاظ بامعنی ہیں، ایک خیالی مخالف، جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ ہم نا امید ہیں اور ہم آگے بڑھنا نہیں چاہتے.
بطور سہولت فراہم ک نندگان ، ان عہدوں کو مزید اجاگر کرنے کی غرض سے، ہم ان میں سے ***کرداروں*** کو تشکیل ، اور انہیں باہم دگر عمل کرنے کا ایک موقع دے سکتے ہیں . اسے یوں خیال کریں کہ گویا ای ک گروپ ہے جو ا یک غیر مرئی ہدایت کار کے سکرپٹ کے مطابق عمل کر رہے ہوں – ایک قدرے بڑے غیر علاقائی گروپ کے ذہن کی مانند کوئی شے - تاکہ کسی کھیل کی تمثیل پیش کریں. جب آپ کسی گروپ کی سربراہی کا فریضہ انجام دینے کی کوشش کریں، تو ہو سکتا ہے کہ آپ محسوس کریں کہ کوئی غیر مرئی ہاتھ آپ کے خلاف کام کر رہا تھا، کہ درحقیقت یہ خود تنظیمی رجحان ہے جو ایک مختلف سمت میں کھینچ رہا ہے.

کرداروں کو ہم آہنگ حقیقت کے کرداروں اور غیر مرئی کرداروں میں تقسیم کرکے ان میں مزید امتیاز پیدا کیا جا سکتا ہے. ***ہم آہنگ حقیقت کے کردار*** ("سی آر کردار،" بھی کہلاتے ہیں اور میں بسا اوقات اس کے لئے محض عام اصطلاح "کردار" استعال کرتا ہوں) وہ عہدے ہیں کہ جن کا تعلق ثقافت یا گروپ کے مرکزی اعتقادی نظام سے ہوتا ہے، اور یوں عام طور پر انہیں کسی گروپ کے اندر اپنا لیا جاتا ہے. کسی مضبوط گروپی ردعمل کی تحریک کے بغیر ہی ان کا اظہار کیا جا سکتا ہے. اس کے برعکس، ***غیر مرئی کردار*** وہ طر یق کار ہیں کہ جن کا ہم اظہار نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ کسی مقررہ تنظیمی ثقافت کے اندر "قابل قبول" یا "معقول" نہیں ہیں ، یا اس کے باہر جسے یہ "حقیقت" خیال کرتی ہے. اگرچہ غیر مرئی کردار واضح نہیں ہوتے ، پھر بھی ہر کوئی ان کی موجودگی کو محسوس اور ان کا سامنا کر تا ہے. غیر مرئی کرداروں کا انکشاف غیر مقصود بات چیت میں بھی کیا جا سکتا ہے.

سی آر کردار اور غیر مرئی کردار سایہ ساں کرداروں والے کھیل کی تمثیل پیش کرتے ہیں . کسی کٹ پتلی کے تھیٹر کو تصور میں لائیے، کہ جس میں دو کٹ پتلیاں باہم کوئی مکالمہ کرتی ہیں، اور کٹ پتلیوں کے تھیٹر کے ایک روشن سوتی پردے کے پیچھے، آپ ایک تیسری کٹ پتلی کے جسم کے ابھار دیکھتے ہیں. اگلی دو کٹ پتلیاں تو ایک مکالمے میں مشغول دکھائی دیتی ہیں، لیکن پردے کے پیچھے موجود تیسری کٹ پتلی ہر کچھ دیر میں بیچ میں ایک جملہ کس دیتی ہے. آگے کی کٹ پتلیاں پردے کے پیچھے سایہ دار کٹ پتلی سے بے خبر دکھائی دیتی ہیں، اور وہ اس بات پر یقین کرلینے پر آمادہ ہوجاتی ہیں کہ دوسری مرئی کٹ پتلی نے وہ فقرہ کسا ہے. کسی کٹ پتلی کے تھیٹر میں، یہ چیز دلچسپ غلط فہمیوں پر منتج ہوتی ہے. تماش بینوں کی نسبت دلچسپ، لیکن کٹ پتلیوں کے لئے نہیں، جو دراصل محزون ہوتی ہیں. ان محزون کٹ پتلیوں کی سطح جو سایہ دار کٹ پتلی کو دیکھ سکتی ہیں ہم آہنگ حقیقت کی سطح ہوگی؛ وہ سطح جو سایہ دار کٹ پتلی کو شامل ہے خود تنظیمی کی سطح ہوگی، یا وہ کہ جسے ہم خواب کی سطح کہتے ہیں.

بہر حال، تماش بینوں کے لئے مذکورہ مثال ناکہ کٹ پتلیوں کے لئے جو کھیل سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اس کے علاوہ گروپ کے طریق کار کے لئے صحیح نمونہ ہے. کئی باہم دگر عمل، اگر آپ کسی متضاد رجحان یا کردار کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں، انتہائی دردناک ہو سکتے ہیں، لیکن جیسے ہی آپ ساخت کو سمجھتے ہیں، غیر مرئی کردار سے بات کرتے ہیں، حیرانی کے بعد، تو یہ حتی کہ آپ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ بھی پیدا کرسکتے ہیں.

ہم مکمّل طور پر ان حرکّیات سے باخبر ہیں. جب ہم اس چیز کے متعلق بات کرتے ہیں جو "واقعی" کسی گروپ میں ہو رہا ہوتا ہے، برخلاف اس کے کہ جو سطحی طور پر کہا جا رہا ہوتا ہے ، تو ہم کرداروں اور غیر مرئی کرداروں کے باہم دگر عمل کے قلمرو میں ہوتے ہیں. کردار ملائم اور موزوں جملے ادا کرتے ہیں، مناسب حال بات چیت کا انداز استعمال کرتے ہیں، اور موزوں نظریات کے حامل ہوتے ہیں، جو بھی ہو یہ ایک مقررہ تنظیمی ثقافت میں ہو سکتے ہیں، لیکن ہم درپردہ الزامات اور قطعی بیانات ، گپ شپ، کہی جا رہی باتوں میں سے کچھ کے ردّعمل کی کمی میں، غیر مرئی کرداروں کی سرگوشی کو سنتے ہیں .

وہ ایک علت کہ جس کی بناء پر گروپیں اکثر غیر مقصود بات چیت کو واضح بنانے، یا غیر مرئی کرداروں کا اظہار کرنے سے صرف نظر کرتی ہیں، یہ اندیشہ ہے کہ نتائج ناقابل حلّ ہوں گے. کسی ہم آہنگ حقیقت کے تناظر میں، یہ بامعنی ہے ، جہاں ہم اس بات کے عادی ہیں کہ اپنے اختلافات کو حلّ نہ کریں اور جہاں تعلقات ہمیشہ کے لئے زد میں آ جاتے ہیں، کیونکہ کسی نے "حق" بات کہہ دی. کسی ورلڈورک کے تناظر میں ، ایک دوسرے زاویے سے یہ بامعنی ہے. کردار اور غیر مرئیی کردار غیر م قا م ی ہیں بایں معنی کہ ان کا تعلق ہر کسی سے. لہذا، غیر مرئی کرداروں کو عمل میں لانے کا مطلب ہے ادراک کرنا، کہ آپ اس شخص کی مانند ہیں، کردار یا گروپ، کہ جسے آپ نے تمام تر مشکلات کا ذمہ دار سمجھا تھا. یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص کسی تنظیم کو چھوڑ دیتا ہے کہ جس نے ایک غیر معروف کردار کا بیڑا اٹھا لیا تھا، تو اکثر کوئی دوسرا شخص ان کرداروں کو نبھائے گا یا اس کے کچھ پہلوؤں کو . اگرچہ غیر مرئی کردار زیادہ تر دوسرے گروپ س میں بآسانی نمایاں ہوتے ہیں، یہ کسی ک ے ذاتی گروپ میں بھی موجود ہوتے ہیں، لیکن وہاں پر غیر اہم ہی رہتے ہیں. مذکورہ قضیے کے بیان میں، آپ ملاحظہ کرسکتے ہیں کہ دونوں ذیلی گروپس کہ جن کو بیان کیا جا رہا ہے کسی دوسرے گروپ پر اپنے گروپ کے ایک مخصوص رویہ کا عکس ڈالتے ہیں.

اس بات کو پوری طرح سے سمجھنے کے لئے کہ کسی کے ذاتی گروپ میں یہ کردار کیونکر موجود ہوتے ہیں یہ حرکّیات ہی ہیں جو اکثر کسی جذباتی یا پر باہم دگر عمل کا سہارا لیتے ہیں. کسی کی ذاتی جبلّت کے متعلّق خود آگاہی کے عمل کا حصول صرف ایک معقول اور طولی سطح پر بآسانی واقع نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ یہ بعینہ وہی سطح ہے، جو اکثر اعتقادی نظام پر مشتمل ہوتی ہے جو ہر اس امر کو غیر اہم بنا دیتی ہے کہ جس کی کسی گروپ کو اسے بیدار کرنے کی ضرورت پڑتی ہے. اس عکسی عمل کی وجہ سے، ان معنی میں کا واحد حل کوئی فراہم کردہ آگاہی ہے، اس بارے میں کہ ہم دوسرے کیسے ہیں، ہم اپنے آپ کیونکر اس کا حصہ ہیں اور اس میں شریک ہوتے ہیں جو ہمیں سب سے زیادہ اداس کر دیتا ہے. کوئی تعجب نہیں کہ ہم براہ راست روبرو ملاقاتوں میں ملوّث ہونے سے پہلوتہی کرتے ہیں.

اس واقفیت کو حاصل کرنے کا عمل ایک انتہائی جذباتی معاملہ ہوسکتا ہے. یہ اکثر ہمیں شدّت اور روبرو ہونے کے دور سے گزرنے پر مجبور کرتا ہے. اگر ہم یہ کرنے کے قابل ہیں، اور بیک وقت اپنے کلی تجربے مع آگاہی پر، بتدریج، عمل کرتے ہیں، تو بالآخر ہم اس بات کو سراہنے لگیں گے کہ یہ کردار پورے نظام کے اندر پائے جاتے ہیں. وہ کلی معلومات یا علم جو ان کرداروں کے اندر شامل ہے اب واضح ہوجاتا ہے اور ت خ لیقی طور پر پور ا گروپ انہیں استعمال میں لاسکت ا ہے. اس تناظر سے، خلل اور مسائل کو بطور مخفی قوّت کے دیکھا جاسکتا ہے جو چلّا رہے ہیں کہ انہیں استعمال میں لایا جائے!

یہ سہولت فراہم کنندہ کا کام ہے کہ وہ شرکاء کے لئے ایک محفوظ ماحول پیدا کرے، اور اس بات کو یقینی بنائے کہ کسی گروپ کے عمل کے اختتام پر، اختلافات حلّ ہو چکے ہیں، اور ہر کوئی ان مسائل کے متعلّق ان نئے زاویوں کو سمجھ چکا ہے جو ہمیں پیش کئے جا رہے تھے. شرکاء اور گاہکوں کا صرف حق ہی نہیں، بلکہ فریضہ بھی ہے کہ نتائج کے متعلّق مشکوک اور فکرمند رہیں. اس کا تعلق سہولت فراہم کنندہ کے کام سے ہے کہ وہ ان اندیشوں کی اطّلاع دے اور ان سے رابطہ قائم کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ ہر کوئی محفوظ ہے.

پائیدار سہولت کی فراہمی اجتماعی خود آسانی پیدا کرنے والے رجحانات کے انکشاف اور ان کی معاونت کرنے پر مبنی ہے. وہ کردار جو درحقیقت پورے عمل میں آسانی پیدا کرنے میں معاونت کرتے ہیں اپنے آپ تمام گروپ س میں شامل ہوتے ہیں، تاہم ہمیشہ بذات خود گروپ ان کی شناخت یا ان کا اظہار نہیں کر پات ا . ان کرداروں کی ایک مثال بڑک پن ہے. بڑک پن ایک ایسا رویہ ہے جو ایک انتہائی علیحدگی پر مبنی ہے کہ وہ زندگی اور لوگوں کو بطور تکمیل تک پہنچانے والے اور منکشف سربستہ راز سمجھتا ہے اور اسی لئے ہر شخص اور رجحان کو عزت اور معاونت کی پیشکش کرتا ہے ، جبکہ اب بھی اس قابل ہوتا ہے کہ ایک غیر جارحانہ انداز میں حدود قائم کرتا ہے. یہ زندگی کے معنی، اور کردار سے متعلّق کسی شخص کے ان اعتقادات کے اندر جڑ پکڑتا ہے جو کھیل کو پرجوش بناتے ہیں اور اس میں قدرتی روح پھونکتے ہیں. لازمی طور پر ان اعتقادات کو واضح نہیں ہونا پڑتا، بلکہ اکثر محض کسی شخص کے دل میں محسوس کئے جاتے ہیں. اپنے عقائد کے سلسلے میں ایسی عمیق پرمغز اقدار کے بارے میں بڑی عمر کے شخص کی مرکزی حیثیت ہی رہتی ہے جو اس سیارہ میں

بلکہ کسی حد تک ایسے انداز میں نمونے کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں جو دوسروں میں ان پر عمل پیرا ہونے کا جوش پیدا کرتے ہیں. بڑک پن عمر سے مستغنی ہوتا ہے اور اکثر عام لوگوں میں بھی یہ اسی طرح نمایاں نظر آتا ہے جیسے کہ قائدین اور سہولت فراہم کنندگان میں.

سٹیڈل ہافر پلے – انگریزی میں سٹیڈل ہافن زیوریخ، سوئزر لینڈ کے مرکز میں خریداری کرنے کا ایک مشہور علاقہ ہے. یہ ایک ہلچل مچاتا پارک ہے، جس میں ریستورانوں اور دکانوں کی قطاریں لگی ہیں، اور گرمیوں کے موسم میں ایک بیرونی ریستوران ہے کہ جہاں کئی لوگ دکانوں سے فراغت کے لمحے نکال کر، بنچوں پر جا بیٹھتے ہیں. عین مرکز میں، بہت سارے پھول اور ایک فوارہ ہے. قریب ہی ایک ریلوے اسٹیشن ہے، جو اس علاقے میں جوق در جوق گاہکوں اور راہ گیروں کی آمدورفت کا سلسلہ جاری رکھتا ہے.

حالیہ چند سالوں میں، سٹیڈل ہافر پلے یورپ بھر سے آنے والے اوباش لوگوں کی ایک بڑی جلسہ گاہ بن کر رہ گیا ہے. یہ لوگ دیگر غیر شائستہ گروپس کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں، جیسے ہے گھر "الکی"، الکحلی کے لئے ایک عامیانہ لفظ، جو اسکوائر کے گرد منڈلاتے رہتے ہیں، اور اکثر شراب پیتے ہیں.اس کے علاوہ یہاں کئی پولی ٹیکسی کومنیا کے شکار لوگ، ان افراد کے لئے ایک لاطینی لفظ ہے جو کئی اقسام کے مخرّب دماغ نشہ آور چیزوں کے عادی ہیں جیسے ہیروئن، کوکین اور ایمفٹمین، بھی موجود ہوتے ہیں. ان غیر شائستہ گروپس کے ارکان آئے وقت جھگڑوں میں الجھ پڑتے ہیں، اکثر مع تشدد، یا اپنے سفری ٹیپ ریکارڈر کو پوری آواز کے ساتھ بجاتے ہیں. کبھی کبھار، جارحانہ انداز میں بھیک مانگتے ہیں، اور متعدد بااثر گروپس بھی جو اس علاقے میں رہتے ہیں یا وہاں سے گزرتے ہیں، بھیک مانگنے کے جارحانہ انداز، بھیانک دکھائی دینے والے اوباش اور ان کے کتے اور یکساں طور پر بھیانک دکھائی دینے والے کتے جو پارک میں آزادانہ گشت کرتے ہیں، سے خوف زدہ ہو کر شکایتیں کر چکے ہیں. جوابا یہ اوباش شکایت کرتے ہیں کہ راہ گیروں کی جانب سے انہیں گوناگوں انداز میں نیچا دکھایا گیا ہے.

وسیع تر ثقافتی پس منظر میں، زیوریخ ایک ایسا شہر ہے جو راتوں رات متعدد ثقافتوں کا مالک بن گیا ہے. حالانکہ 10 سال پہلے، اس کی تبدیلی بنیادی طور پر پڑوس کے یورپی ممالک (یونان، ہسپانیہ، اٹلی، ترکی) تک محدود تھی. دنیا بھر کی نسلی جماعتیں اب زیوریخ کی زیست کا حصہ بن چکی ہیں. سوئزر لینڈ کے کئی باشندوں کے لئے، یہ تبدیلی دشوار ثابت ہوئی ہے. دوسری جانب، ان گنت نئے مہاجرین ایسی چیز کا سامنا کرتے ہیں کہ جنہیں وہ نسل پرستی اور تنگ نظری سے تعبیر کرتے ہیں. جبکہ کچھ کہتے ہیں کہ مزید صبر اور ثقافت اور ذیلی ثقافت کے درمیان تعلقات سے کام لو، دیگر افراد چاہتے ہیں کہ حکومت اور پولیس کوئی اقدام کرے، اور ہر شے کو "پرامن طور پر اور روایتی اعتبار سے سوئس" ہی رہنے دیں.'

اس پس منظر کے برخلاف، سٹیڈل ہافن کا منظر ایک دھماکے دار بالقوہ کا حامل ہے. زیوریخ شہر نے ماحول کو پر امن رکھنے کے لئے پولیس کو بھیجا ہے، لیکن یہ فطری طور پر مشکوک رہتا ہے. زیادہ تر حصے کے لئے، کئے گئے جرائم اور جن کے لئے اقدام کرنے

کی سعی کی گئی تھی، یا ان لوگوں کے سلسلے میں جو بااثر وجود کو برقرار رکھنے میں دلچسپی لیتے ہیں اور کوئی مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتے پولیس اچھے اقدام کرتی ہے. تاہم، اوباش اور غیر شائستہ گروپس ان میں سے کسی بھی قسم کے لئے باقاعدہ ٹھیک نہیں ہیں. عام طور سے یہ لوگ معمولی جرمانے بھی ادا نہیں کرتے کیونکہ ان کے پاس پیسہ بالکل نہیں، یا پھر واقعی کوئی ایسی چیز ہو جسے ان سے لیا جا سکے. یہاں تک کہ انہیں علاقے سے نکال دینا بھی کوئی پائیدار حل نہیں ہے، اس لئے کہ یہ لوگ فورا ہی دوبارہ آ جاتے ہیں.

بلدیاتی جلسہ:

اس دھماکے دار منظر کے پیش نظر، ایس آئی پی سے تعلق رکھنے والا لوکاس ہوبلر، زیوریخ شہر کے سوشل ڈپارٹمنٹ کے لئے ایک کارروائی کرنے والا گروپ، اور میں نے ایک ٹاؤن فورم کا منصوبہ بنایا تاکہ ان امور پر کام کرنے والے متعدد گروپس کی معاونت کی جا سکے. لوکاس نے بڑے بڑے گروپس – لوکل بزنس ایسوسی ایشن، چیف آف پولیس، بلدیاتی انتظامیہ اور اوباش- کے نمائندگان کو قانع کرلیا کہ عوامی طور پر جو مشکلات درپیش ہیں ان پر کام کرنے کے لئے ایک اوپن فورم میں باہم جمع ہونے کا خطرہ مول لیں. اس اوپن فورم کے دو دن قبل، لوکاس اور میں نے کسی قرارداد میں دلچسپی لینے والے تمام گروپس سے، جلسے سے متعلق ان کے نقطہ ہائے نظر اور تذبذبات کو سنتے ہوئے، جداگانہ ملاقاتیں کیں. ہر کوئی کسی بھی ممکنہ نتیجے سے متعلق انتہائی مشکوک تھا. اس کے باوجود، ہم اپنی نیٹ ورکنگ کوششوں کے نتائج کے بارے میں ہیجانی تھے کہ جب ہم نے دیکھا کہ کون سا ایسا شرطی رقم بردار ہے جو خیمے میں گیا کہ اس نے سو افراد پر بازی لے لی. اس جگہ پر چیف آف پولیس، ان کے معاون، قرب و جوار کے کئی کاروباری لوگ، 7-عوامی شہروں کی ایگزیکٹو کونسل کے ایک رکن، پارک میں رہنے والے بے گھر افراد، "الکی" جو اس پارک کی رونق ہیں، اپنے کتوں کے ہمراہ آنے والے اوباش، قریبی ہائی اسکول کے طلباء، علاقے کے اپارٹمنٹس پر چھائے ہوئے رہائشی، اور کئی دیگر دلچسپی لینے والے افراد موجود تھے.

شروع میں، مختلف ارکان نے ایک 3 منٹ کی نمائش میں اپنے اپنے موقف بیان کئے، ان میں کاروباری افراد، اوباش، پولیس، اور سب سے بڑی ہائی اسکولوں میں سے ایک کا ایک طالبعلم، اور جن کے طلباء پارک میں آتے جاتے رہتے ہیں شامل تھے. ان میں سے، چندے پیش کردہ موقف درج ذیل تھے:

صاحبان کاروبار: غیر شائستہ گروپس کاروبار کی صحت کے لئے ٹھیک نہیں ہیں، یہ لوگوں کو خوف زدہ کر دیتے ہیں، ہماری آمدنیاں تنزل کا شکار ہیں، اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ غلط ہے کہ جب لوگ یہاں پر خریداری کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی آبرو ریزی کی جاتی ہے. ہم متنفر ہیں دریں صورت کہ ہم سے جارحانہ طور پر بھیک مانگی جائے، اور ہمارے کارمندان کام پر آنے سے انتہائی خوف زدہ ہیں.

پولیس: ہر کوئی ہمیں تنقید کا نشانہ بناتا ہے. بزنس کمیونٹی کہتی ہے کہ ہم انتہائی ناپختہ ہیں، غیر شائستہ گروپس ہمیں فسطائی کہہ کر پکارتے ہیں. کچھ واقع ہو جاتا ہے تو میڈیا ہمیں ناکامی پر برا بھلا کہتا ہے، جبکہ اگر ہم مداخلت کرتے ہیں تو ہم پر الزام دھر دیا جاتا ہے.

اوباش لوگ: کوئی ہمیں نہیں چاہتا اور ہر کوئی ہمیں نیچا دکھاتا ہے. ہم نعم البدل طرز زندگی اور مختلف اقدار کے حامل ہیں، اور ہم اسے اسی طرح جینے کا حق رکھتے ہیں کہ جس طرح ہم چاہتے ہیں، ایک آزاد معاشرے میں. آپ کا تجربہ ہمیں جارح گردانتا ہے؛ ہم اثرآفرین اشتہار بازی کا تجربہ کرتے ہیں اور نفع کی طرف رخ کرنے والے طرز زندگی پر بطور جارح مصر ہیں، بلا مبالغہ.

ہائی اسکول کے طالبعلم کا موقف: میری خواہش ہے کے کاش ہر کوئی ایک دوسرے کے ساتھ نسبتا زیادہ بردباری کا مظاہرہ کرتا. بڑی عمر کے لوگ ہمیں اکثر کمسن افراد کے ناموں سے بلاتے ہیں.

بالکل ابتداء میں، ایسی، ایک اوباش خاتون، بولنا شروع کرتی ہیں، جبکہ کوئی دوسرا اوباش اس کی بات کو کاٹ دیتا ہے کہ جو جلسہ گاہ میں گھسا چلا آیا تھا، اور چلاّ رہا تھا کہ وہ خاتون ایک غدّار ہیں، اس خاتون اور دوسرے اوباشوں پر ہر ایک کے ساتھ بیٹھنے کی بناء پر بغاوت کا الزام عائد کر رہا تھا، اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ یہ باتیں اپنا رنگ دکھا جائیں. "اوباش لوگ بات چیت نہیں کرتے!" وہ چلاّیا اور باہر نکل گیا. گروپ کو دھچکا لگا. کچھ کاروباری لوگوں نے یقینا اس مسئلے کو اپنا سمجھا ہوگا کہ جس کا سامنا اس خاتون کو تھا، لیکن ان کے گروپ کے درمیان ایسے لوگ بھی تھے جو اس فورم ہی کے خلاف تھے، کیونکہ وہ یہ خیال کر رہے تھے کہ یہ بات الکی اور اوباش افراد کو کچھ زیادہ ہی قانونی مقام دے دے گی. انہوں نے تو حتی کہ پولیس اور سیاست مداروں کو یہ لکھ بھیجا تھا کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں کہ یہ فورم منعقد ہی نہ ہو. زیوریخ شہر، تاہم، نے ایک بات چیت کی رائے دی، اور اپنے عقیدے کا یوں خاکہ کھینچا کہ ان دنوں کسی پائیدار حلّ کی کوئی گنجائش نہیں ہے. کسی حد تک، کئی نظریے خاطر میں لانے چاہئیں. یوں اگلا موقف جو تھا وہ زیوریخ شہر کا تھا، کہ جس نے یہ واضح کر دیا تھا کہ ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ رہنا سیکھنے کی ضرورت ہے. اگر کمیونٹی بھی اپنے اختلافات کو ختم نہیں کرتی تو محض قانونی عوامل پر موقوف حلّ کارگر ثابت نہیں ہوں گے.

تجزیہ: کئی کردار اور بے نامی کردار یہاں موجود ہیں. اس سطح سے نزدیک ترین جو ہے وہ دونوں جانب ایک کردار ہے جو کہتا ہے، "دوسری جانب کو بات کرکے اتنی عزت بھی نہ دیں، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کو اپنے مرتبے سے ہاتھ دھونا پڑے گا." زیوریخ شہر بڑک پن کا کردار ادا کر رہا ہے، جو پورے عمل کو شروع کرنے پر آمادہ کرتا ہے.

پہلا باہم دگر عمل:

شروعات کرنے سے متعلق یہاں ایک گرما گرم گفتگو نے رخ کیا؛ بااثر افراد کے لئے نہ کہنا کتنا مشکل ہے، اور کتنا مشکل ہے کہ بھیک مانگنے والے کی طرف سے اچھا خاصہ پیسہ بنایا جائے. ادھر ادھر، میرے سہولت فراہم کنندہ ہم کار نے اس جانب اشارہ کیا کہ دونوں طرفین ایک مشترکہ بنیاد کے حامل ہیں. دونوں اس بات کی شکایت کرتے نظر آئے کہ کمانا کتنا مشکل کام ہے اور اس کے لئے سامنے والے فریق کو مورد الزام

ٹھہرایا. ہر ایک کی حیرت کا کوئی عالم نہ رہا، کہ جب دونوں طرفین نے ایک ہی موقف اپنایا اور اس پر متفق ہو گئے. کاروباری لوگوں نے زیادہ کرایے اور اضافی اخراجات کے متعلق باتیں کیں، پولیس نے اس بارے میں کہ لگاتار تنقید کا شکار بننا اور اپنے کام کے ساتھ تنہا چھوڑ دیا جانا کتنا مشکل ہے، جبکہ اوباش لوگوں نے اس بابت بات کی کہ ہر کوئی کیونکر نفرت کرتا ہے اور انہیں نیچا دکھاتا ہے.

تجزیہ: جو کردار مفقود ہے وہ بڑک پن کا کردار ہے، جو تمام شکایات کو سن سکتا ہے. گروپ میں سے ہر کوئی ایسا محسوس کرتا ہے کہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا ہے، اور اس کی پریشانیوں پر دھیان نہیں دیا گیا. یہی وجہ ہے کہ آنے سے متعلق یہاں کافی منفی سوچ پائی جاتی تھی: تمام جانبوں کے لوگ اس بات سے نا امید تھے کہ ان کی مشکلات پر دھیان دیا جائے گا.

اس بات چیت کے دوران، کئی حیران کن لمحے گزرے، اور بیساختہ سوئچی کردار واقع ہو گئے. کاروباری لوگوں نے، بطور مثال، یہ اعلان کیا کہ انہیں یہ پسند نہیں آیا کہ اوباش لوگ ہر جگہ پیشاب پھرتے رہتے تھے. اس بات سے اوباشوں نے بھی اتفاق کیا اور معذرت چاہی، یہ بیان دیتے ہوئے کہ آئندہ وہ لوگ ایسا کرنے والے پر کڑی نگاہ رکھیں گے. اگرچہ کچھ اوباشوں کی آواز کا لہجہ کچھ بے اعتباری سا تھا، گویا کہ وہ یہ نہیں سمجھ رہے تھے کہ بھلا کیا وجہ ہے کہ کوئی بھی شخص ان غیر اہم امور پر توجہ دے پایا، ایک اوباش درحقیقت کھڑا ہو گیا اور پارک میں ایک گشتی بیت الخلاء کے رکھنے پر شہر کا شکریہ ادا کیا. لیکن اس کے بعد اس نے ساتھ ساتھ یہ تجویز پیش کی کہ انہیں کسی ایسے شخص کو ڈھونڈنا چاہئے جو اسے پابندی کے ساتھ صاف کرتا رہے، شہر پر تنقید کرتے ہوئے کہ وہ لوگ بیت الخلاؤں کو کما حقّہ صاف نہیں رکھتے، لہذا کئی اوباشوں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ باہر فارغ ہوں کیونکہ یہ جگہ صاف تر تھی. میرا بیان، کہ سوئزر لینڈ کے تمام باشندے اپنے صفائی کے معاملے میں ایک مشترکہ بنیاد کے ساجھی ہیں، قطع نظر اس سے کہ ان کے گروپ کا الحاق کس حد تک مرکزیت یا غیر شائستگی سے ہے، ہر کوئی سمجھ چکا تھا اور تقریبا ایک متفقہ ہنسی لے آیا تھا.

جیسے جیسے بات چیت مختلف پہلوؤں پر ہوتی رہی، دونوں طرفین کے ارکان نے اس بابت بیانات جاری کئے کہ باہم مل کر بات کرنے سے کتنی تسکین ملتی ہے. ایک دکاندار نے وہاں موجود اوباشوں سے پوچھا کہ اگر وہ کبھی یہ دیکھیں کہ دیگر اوباش کسی کاروباری یا کسی ملازم پیشہ شخص کے لئے کسی مشکل کو کھڑی کر رہا ہے تو کیا وہ آگے آئیں گے. "ہاں"، کسی ایک اوباش نے کہا، جو خاموش بیٹھا تھا "میں آؤں گا. اب جبکہ ہم باہم باتیں کر رہے اور ایک دوسرے کے ساتھ انسانی سلوک روا رکھے ہیں، میں ہر چیز کے بارے میں مختلف محسوس کرتا ہوں." کاروباری گروپس کے کچھ ارکان متاثر نظر آئے. بعدازاں اس سہولت کی کچھ کمک کی بناء پر، اوباشوں نے جوابا ایک سوال کیا: "اور اگر آپ کسی بااثر شخص کو دیکھیں گے کہ جو ہم میں سے کسی کو بھی نیچا دکھا رہا ہو تو کیا آپ بھی مداخلت کریں گے؟" کاروباری لوگ مخمصے میں پھنس گئے تھے. وہ عوامی سطح پر ہاں کہنا نہیں چاہتے تھے. ظاہر ہے کہ اس جھجھک کی وجہ سے اوباش لوگوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچی تھی. ان میں تناؤ پیدا ہونے لگے اور ایک اوباش نے تو انہیں براساں، بھی، کیا، جو "گالی کا سا" انداز تھا. ہم سہولت فراہم

کنندگان نے جو کچھ ہو رہا تھا اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے یہ جتایا، کہ یہ ایک اہم لمحہ ہے. دونوں طرفین کو یہ دیکھنا تھا کہ ان میں ہر کوئی دوسرے کی زندگی کو فی الواقع پیچیدہ بنانے کا زور رکھتا ہے. یہ مڈ بھیڑ کا لمحہ تھا کہ دونوں طرفین طاقت کی مجموعیت کے حامل تھے. باہم آجانا کسی کمزوری یا ڈر سے ہٹ کر کچھ نہیں، بلکہ کسی قرارداد اور بہتر تعلقات سے ہٹ کر ہوگا.

تجزیہ: تشکیل- ہم نے دونوں جانب مضبوطی اور طاقت کو تشکیل دیا. یہ ایک اہم لمحہ ہے. ابتدائی طور پر بات چیت کرنے میں تذبذب نظر آتا ہے، اس خوف سے ہٹ کر کہ مغلوب ہوجائیں گے یا ساز باز کا شکار. بات چیت صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ جب تمام فریق اپنی اس طاقت کا شعور رکھتے ہوں کہ دوسری طرف والوں کی زندگی کو اجیرن کیا جا سکتا ہے. آپ خود اعتمادی کے مقام سے باہم آنا چاہتے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ از حیث آپ آپ کی عزت کی جائے. اس موقف کے پیش نظر، آپ دوسری طرف والوں کو سن، سمجھ اور اس سے وابستہ ہو سکتے ہیں.

جب سہولت فراہم کنندہ نے اس صورت حال کو تشکیل دیا تو منظر ہی بدل گیا. ایک ایسی کاروباری خاتون جو اس علاقے میں ایک قدرے بڑی دکان چلاتی ہیں، آگے بڑھیں اور انہوں نے کہا ہاں، وہ مداخلت کریں گی اور اوباش لوگوں کی حمایت کریں گی. پورے کمرے میں خاموشی کا عالم تھا. "واقعی، آپ ایسا کریں گی؟" ایک اوباش نے کہا، بظاہر وہ اس باہم دگر عمل سے متاثر تھا، اور بے اعتمادی کے عالم میں. "ہاں، میں کروں گی"، کاروباری خاتون نے تسلیم کر لیا.

تجزیہ: موجود لوگ، یہ کہتے ہوئے کہ وہ بااثر حملہ آوروں کے مقابلے میں دیگر گروپوں کی حمایت کریں گے، ایک علاقائی کمیونٹی کی صورت میں آگئے. اب مزید وہ بااثر لوگوں کا حصہ نہیں رہے، کیونکہ اب یہ لوگ بدل گئے ہیں، ایک "ہم باہم بات کرتے ہیں" کی ثقافت سے تعلق رکھتے ہیں. یہ بااثری کی ضد ہے، جو "دوسرے" پر سایہ فگن ہوتے ہوئے کام کرتی ہے. یہ وہی لمحہ تھا جس نے مسلسل بات چیت کی بنیاد کھڑی کی تھی جو مستقبل میں واقع ہونے جا رہا تھا. کسی ساختگی کی سطح پر، وہ خارجی بھی کہ جس کے مقابلے میں دوسرے کی حمایت کی جا رہی ہے اس گروپ میں ایک بے نامی کردار ہے. اس نقطۂ نظر کے پیش نظر، ہر کام کے ضمن میں دوسرے کی حمایت کے وعدے کی ترجمانی بذات خود گروپ کے اندر بطور آئندہ بات چیت کے کی جا سکتی ہے.

اس مقام پر، بزنس کمیونٹی کا ایک دوسرا رکن، جو اب تک خاموش رہا تھا، کہنے لگا کہ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ وہ وقت تھا کہ فورم کے شرکاء "انہیں" اور "وہ لوگ" کی اصطلاحوں کا استعمال موقوف کردیں، اور ان کی بجائے "ہم" اور "ہمیں" لے آئیں، اس لئے کہ یہ سب لوگ ایک ہی فضا کے ساجھی ہیں. اس بات کو ہر کسی نے واہ وا سے نوازا. ایک اوباش شریک بھی اسی سمت میں ساتھ ساتھ چلا، اور ایک تجویز پیش کی. یہ وہ ہے جو مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس نے کہا تھا: "ہم سب نے سوچا تھا کہ اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا. اب ہم اس کا احساس کرتے ہیں کہ دونوں طرفین نرم گوشہ رکھنے لگے ہیں اور یہ کہ اب ہم بہت زیادہ قریب تر ہوگئے ہیں. یہ اس سے کئی زیادہ ہے

کہ جس کی ہم میں سے کسی نے بھی توقع کی تھی. ہو سکتا ہے یہ ایک عارضی صلح کرنے کا وقت ہو، اور ہر کوئی تین مہینے کے لئے اپنی بھرپور سعی کرسکتا ہے، اور پھر ہم دیکھیں گے کہ شاید یہ کارگر ثابت ہو. ایک شخص دوسری جانب پر انگلی اٹھاتا ہے،" اس نے تجویز پیش کی، "تو دوسری جانب اسے اپنے ذاتی میلان خاطر کو پیچھے دھکیلنے کا بہانہ نہ بنا لے، بلکہ کس حد تک آج شب کے احساس کو یاد رکھنا چاہئے. تین ماہ کے بعد، ہر ایک کو دوبارہ باہم ملنا، اور جو کچھ واقع ہوا ہو اس کا جائزہ لینا چاہئے."

کسی سہولت فراہم کنندہ نے پوچھا کہ اگر دوسرا شخص اس احساس کو فراموش کردے گا تو اسے کون یاد دلائے گا. کئی ہاتھ بلند ہوگئے.

فورم اختتام کو پہنچ چکا تھا. ہر طرف کے لوگوں نے ایک دوسرے کا شرکت کرنے پر شکریہ ادا کیا، اور تالیاں بجائیں. خیمے میں تقریبا ایک جشن کا سا سماں تھا. یہاں تک کہ پولیس، کہ اس سے پہلے جسے پولیس کی بربریت کا الزام دیا جا رہا تھا، نے اس شرکت پر داد تحسین حاصل کی. ابتدائی باہم دگر عمل میں، سوشل سرگرمیوں میں حصہ لینے والے کسی گروپ کے ایک رکن نے انہیں فسطائی کہہ کر مخاطب کیا تھا، اور کہا تھا کہ انہوں نے از حد طاقت کا استعمال کر لیا تھا. مجھے یاد ہے کہ چیف آف پولیس نے جواب دیا تھا کہ انہوں نے اپنی سی پوری کوشش کی تھی، لیکن ہمیشہ وہ کامل نہیں ہو سکتے. پولیس کا کام مشکل ہو سکتا ہے، اب اس نے اضافہ کیا، کسی شخص کو لین دین کرنے والے کو زچ کر نے کے سلسلے میں گرفتار کرنے کی مثال پیش کرتے ہوئے، جو بعد میں ایک پیشہ ور مکے باز بن گیا کہ سپاہیوں کو مارتا تھا. دونوں پولیس کپتانوں نے جو وہاں موجود تھے اس بات کا اعتراف کیا کہ جب آپ کو کوئی فسطائی کہہ کر بلاتا ہے تو اس سے آپ کا دل دکھتا ہے. اوباشوں نے خاموشی اختیار کئے رکھی اور سنتے رہے، اور پھر اثبات میں سر ہلایا.

اختتامی رائے:

بے انتہا سہولت کی فراہمی، زبردست ٹیم ورک اور تمام چیزوں کے ذریعے تفریحی ماحول کے لئے لوکاس کا، اور ایس آئی پی (زیوریخ شہر کی سیکیورٹی-باہم دگر عمل-حفاظت کے مسائل کو حل کرنے کی ایک ٹیم)کا ان کی کارکردگی کے لئے شکریہ. زیوریخ کے اخبارات نے اس کا ایک اہم کامیابی کے طور پر خیر مقدم کیا. لوکاس نے اپنے کام کو ان گروپس کے ساتھ جاری رکھا کہ جنہوں نے ماہوار ایک جلسۂ گول میز کے لئے ملنے کا فیصلہ لیا ہوا تھا. یہ گول میزیں 2003 کی گرمیوں سے جاری ہیں اور انہوں نے ی زندگی کو ایک جدید نمونا بنا دیا تھا. ان سب کے ساتھ یہ لوگ ہر ایک کے لئے حاضر ہیں، اور پولیس، مقامی حکومتوں اور بزنس کمیونٹی اور اس کے علاوہ غیر شائستہ گروپوں، کا عام طور پر کم از کم ایک رکن حاضر ہوتا ہے. سٹیڈل ہافن پلے کا ماحول اور مسئلے کی سطح یکسر بہتر ہوگئی. زیوریخ شہر کی پیشرفتی انتظامیہ کا بھی شکریہ، اور بالخصوص، پورے پروجیکٹ کی معاونت اور صاف گوئی کے لئے شہر کی کونسل ایگزیکٹو مونیکا اسٹاکر کا.

آپ کو ان سب کا احساس دینے کے لئے ذیل میں کچھ تصویریں، اور اخباری کترنیں ہیں.

مع مختلف گروپ کے شرکاء کے زیوریخ میں اوپن فورم کی تصویر

بلدیاتی فورم کے بعد ایسی اور میکس: ایسی فورم کے دوران اوباشوں کے لئے ایک مرکزی اور خوش الحان سپیکر تھے.

فورم کے بعد مقامی لوگوں سے تفتیش کرنے کے دوران "توسیع شدہ" ایس آئی پی کی ٹیم، جو فورم کے انعقاد کی ذمہ دار تھی. (دائیں سے بائیں بیوالڈزک ابراہیم، جبریلا میرلینی ڈوس سینٹوس، لوکاس ہوبلر، مائیکل برزگ، کریسٹن فشر، اور میکس شپ باخ)

raum der Band befindet, und entwendeten zwei Keyboards, mehrere Lautsprecherboxen, Mikrofone und eine Akustikgitarre. Die Stadtpolizei hofft nun auf hilfreiche Zeugenaussagen.

«Mode». In insgesamt zehn Fällen wurde Deliktsgut im Wert von über sechs Millionen Franken erbeutet. Die Stadt Zürich wurde in den vergange-

Nicole Fix geht nicht davon aus, dass immer dieselbe Bande am Werk ist. «Diese Methode ist effektiv – deshalb wird sie angewandt.»

Gewerbevertreter und Punks gemeinsam im Konflikt-Zelt am Stadelhofen.

Gewerbler und Punks verschafften sich Luft

ZÜRICH – Die Punkszene ist den Geschäftsinhabern am Stadelhoferplatz ein Dorn im Auge. Laut einigen Gewerbevertretern machen Kunden wegen der Punks einen Bogen um den Platz. Um die Situation zu entschärfen, lud gestern die SIP (Sicherheit, Intervention, Prävention) des Sozialdepartements beide Parteien zu einem Forum ins extra dafür aufgebaute Konflikt-Zelt auf dem Stadelhoferplatz ein. Rund 50 Personen, darunter knapp ein Dutzend Punks, verschafften sich Luft und machten Verbesserungsvorschläge.

اخباری کترن: 20 مینوٹن، ایک سوئس اخبار